ایران: حکومت کی جانب سے مسیحی امدادی کام کی تحسین

"ایران کے شمالی علاقے میں پھنسے ہوئے فاقہ زدہ کُرد پناہ گزینوں کی حالتِ زار سے متاثر ہو کر ایرانی پادریوں کا ایک گروپ ۲۵ ہزار افراد کو روزانہ کھانا مہیا کر رہا ہے۔ کام جس قدر بڑا ہے اور اس کی انجام دہی میں جتنی محنت کی جا رہی ہے، یہ مسلم ایرانی حکام کی توجہ حاصل کیے بغیر نہیں رہا۔ انہوں نے مسیحیوں کی کھلے عام تعریف کی ہے حالانکہ بالعموم حکام متعصب ہیں۔"

آکسفورڈ میں قائم ایک مشنری تنظیم Open Doors [درہائے کشادہ] واضح کرتی ہے کہ "ایران کی مسیحی اقلیت کو بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔" یہ تنظیم ان مسیحیوں کی امداد کرتی ہے "جو ایسے ملکوں میں رہتے ہیں جہاں مسیحیوں کے خلاف تعصب برتا جاتا ہے۔" یا جن کو مسیحی لٹریچر اور فلموں کے ساتھ سرحد پار کرنے کی اجازت نہیں ملتی۔ ایرانی حکام نے اپریل میں ایک مسیحی مناد کو روک لیا تھا "جس کے پاس انجیل اور Jesus [یسوع] کی کیسٹ تھی۔" ایرانی حکام نے انجیلی نوعیت کے بہت سے دوسرے اداروں پر بھی چھاپے مارے ہیں۔ تاہم Open Doors کا کہنا ہے کہ "اس سے ایران میں بائبل کی بڑھتی ہوئی مانگ میں کوئی کمی نہیں آئی۔" [رپورٹ: کرسچن ہیرلڈ]

پاکستان: "پُرزور لیکن پُرامن احتجاج جاری رہے گا۔"

"چرچ آف پاکستان اور رومن کیتھولک چرچ کے بشپ صاحبان کا ایک مشترکہ اجلاس ۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء کو صبح گیارہ بجے بشپ ہاؤس ۱۰- لارنس روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

* بشپ ارمانڈو ٹرینڈاڈ (قائم مقام صدر کیتھولک بشپس کانفرنس آف پاکستان)
* بشپ ظہیر الدین مرزا (ماڈریٹر چرچ آف پاکستان)
* بشپ الیگزینڈر ملک (بشپ آف لاہور - چرچ آف پاکستان)
* بشپ سیمین پریرا (بشپ آف اسلام آباد - راولپنڈی)
* بشپ جان جوزف (بشپ آف فیصل آباد)
* بشپ سموئیل عزرایاہ (بشپ آف رائے ونڈ)
* بشپ بوناوینچر پال (بشپ ایمریطس آف حیدر آباد)

* بشپ سیموئیل پرویز (بشپ آف سیالکوٹ)
* بشپ انتھونی لوبو (سیکرٹری جنرل کیتھولک بشپس کانفرنس آف پاکستان)

اس اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی جس کا متن حسبِ ذیل ہے۔

ہم چرچ آف پاکستان اور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والے بشپ صاحبان نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے سے متعلق حکومتی فیصلے سے پیدا ہونے والے مسائل پر غور کرنے کے لیے یہ اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس میں ان باتوں پر غور کیا گیا کہ

۱(الف) پاکستان میں بطور اقلیتوں کے ہمارے حقوق کا مرحلہ وار خاتمہ کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ آئین ساز اسمبلی میں بانئ قوم قائدِ اعظم محمد علی جناح کی ان یقین دہانیوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے کہ پاکستان کوئی تھیوکریسی نہیں ہوگا اور یہ ریاست مذہب اور رنگ و نسل کا امتیاز نہیں برتے گی اور یہ کہ تمام شہری برابر ہوں گے اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے مسیحی بشپ صاحبان کو دی گئی اس تحریری یقین دہانی کو بھی پورا نہیں کیا گیا کہ مسیحی اسکولوں اور کالجوں کو قومی ملکیت میں لینے سے مسیحی برادری کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور یہ کہ ان کے مسیحی کردار کو قائم رکھا جائے گا۔ پھر ان وعدوں کی تکمیل بھی نہیں ہوئی کہ گستاخِ رسول کے بارے میں قانون مسیحیوں کے خلاف نہیں بنایا گیا اور جداگانہ انتخاب سے اقلیتوں کے حقوق مجروح نہیں ہوں گے۔ اس بات پر بھی غور کیا گیا کہ گزشتہ ۴۵ سالوں کے دوران تمام یقین دہانیوں اور وعدوں کو پامال کیا گیا ہے اور برابر کے شہریوں کے طور پر مسیحیوں کو ان کے بنیادی اور انسانی حقوق سے بتدریج محروم کیا گیا ہے حتیٰ کہ اقلیتوں کو دوسرے درجے کا شہری بنا دیا گیا۔

(ب) آئین ساز اسمبلی میں اپنی محولہ بالا تقریر میں بانئ پاکستان نے فرمایا کہ مذہب ہر فرد کا ذاتی معاملہ ہے جب کہ اس کے برعکس پاکستان میں مذہب کو تعزیراتِ پاکستان کے ذریعے نافذ کیا جا رہا ہے۔

(ج) ہر حکومت کا بنیادی فریضہ امن و امان قائم کرنا اور تمام شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرنا ہے لیکن اس کے برعکس تعزیراتِ پاکستان میں ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء تک کے درمیان ترمیمات کے ذریعے اقلیتوں کے انسانی حقوق کو پامال کیا گیا ہے۔

(د) شناختی کارڈ کا مقصد کسی شخص کی شہریت کی شناخت کرنا ہے نہ کہ اقلیتوں کے ساتھ سماجی طور پر امتیازی سلوک کرنا ہے اور نہ ہی اس کا مقصد مذہب کے حوالے سے امتیازی سلوک پر مبنی امتیازی برتاؤ "اپارتھائیڈ" پر مبنی ایک نظام کو فروغ دینا ہے۔ مذہبی شناخت کو شامل کرنے سے پاکستانی عوام کے اخلاق و کردار میں کوئی بہتری پیدا نہیں ہوگی بلکہ اس کے برعکس سماج میں اگر جبر نہیں تو امتیازی سلوک اور تفریق کے دروازے ضرور کھلیں گے۔ اس سلسلے میں سندھ اسمبلی کے متفقہ فیصلے پر

بھی غور کیا گیا۔
۲(الف) فرقہ پرستی، صوبائی عصبیّت، علیحدگی پسندی اور مذہبی منافرت کو ختم کرنے اور اس کے بجائے قومی یک جہتی اور امن کو فروغ دینے کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ ہمارا ملک ترقی اور خوشحالی سے ہم کنار ہو۔
(ب) بانیٔ قوم کی سنجیدہ تحریری یقین دہانی اور بعد میں آنے والے لیڈروں کی طرف سے اس کی تائید کے باوجود اقلیتیں بے انصافی اور پاکستانی شہریوں کے طور پر اپنے مساوی حقوق کے مرحلہ وار خاتمہ کی وجہ سے خود کو غیر محفوظ اور تنہا محسوس کرتی ہیں۔ اقلیتوں کو نئے سرے سے یقین دہانی کرانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔
(ج) مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک "اپارتھائیڈ" سے گریز کر کے عالمی برادری میں پاکستان کے لیے نیک نامی حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔
۳(الف) لہذا ہم پاکستان کے مسیحی بشپ صاحبان نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کو شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ شامل کرنے کا فیصلہ منسوخ کرنے کی تربیت [؟ترغیب] دی جائے۔
(ب) ہم نے اپنی برادری کے جذبے سے متاثر ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ پُر زور لیکن پُر امن احتجاج اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کہ حکومت اپنے مذکورہ فیصلے کو منسوخ نہ کر دے۔
دستخط

بشپ الیگزینڈر ملک (بشپ آف لاہور - چرچ آف پاکستان)، آٹھ بشپ صاحبان کی طرف سے
ارمانڈو ٹریندادُ (قائم مقام صدر کیتھولک بشپس کانفرنس آف پاکستان)
[پندرہ روزہ نقیب کاتھولک، یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء]

یورپ

برطانیہ: اسرائیل کے ساتھ ویٹیکن کے روابط — اپنی اپنی توقعات

گزشتہ ۴۴ سال سے اسرائیل کے ساتھ ہولی سی کے سفارتی روابط نہیں ہیں مگر اسرائیل کو بطور ریاست تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اگست ۱۹۹۲ء کے آغاز میں روم میں اس عندیے کا اعلان کیا گیا کہ ویٹیکن اور اسرائیل باہم مکمل سفارتی روابط قائم کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔
برطانیہ میں مسیحی - یہود مکالمے کے حامیوں نے اس خبر پر از حد خوشی کا اظہار کیا ہے تاہم